© rasailojaraid.com

بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چمک اٹھا جو ستارہ ترے مقدر کا حبش سے تجھ کو اٹھاکر حجاز میں لایا

ہوئی اسی سے ترے غمکدے کی آبادی تری غلامی کے صدقے ہزار آزادی

وہ آستاں نہ چھٹا تجھ سے ایک دم کیلئے کسی کے شوق میں تو نے مزے ستم کے لئے

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں

ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں

نظر تھی صورت سلمانؓ ادا شناس تری شراب دید سے بڑھتی تھی اور پیاس تری

تجھے نظارے کا مثل کلیمؑ سودا تھا اویسؓ طاقت دیدار کو ترستا تھا

مدینہ تیری نگاہوں کا نور تھا گویا ترے لئے تو یہ صحرا ہی طور تھا گویا

تری نظر کو رہی دید میں بھی حسرت دید خنک دلے کہ تپیدو دمے نیا سائید

گری وہ برق تری جان ناشکیبا پر کہ خندہ زن تری ظلمت تھی دست موسیٰؑ پر

تپش ز شعلہ گرفتند و بر دل تو زدند

چہ برق جلوہ بخاشاک حاصل تو زدند

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

اذان ازل سے ترے عشق کا ترانہ بنی نماز اس کے نظارے کا اک بہانہ بنی

خوشا! وہ وقت کہ یثرب مقام تھا اس کا

خوشا! وہ دور کہ دیدار عام تھا اس کا

کلام اقبالؒ

© rasailojaraid.com